فقھی سین جیم

علامہ سید محمد منور شاہ السواتی النقشبندی

خادم الافتاء والحدیث المرکز الاسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم ایک کاروباری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے کاروبار میں خاندان کے تمام افراد کا حصہ ہے۔ چند سال پہلے ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ جس کی ادائیگی باقی تھی۔ اس کا حساب بنا کر ہم نے اپنی کاروباری رقم سے ایک علیحدہ رقم بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دی۔ اور ہماری اس کے بعد کی سالانہ زکوٰۃ کی ادائیگی ہو رہی ہے اب گزشتہ سالوں کی زکوۃ کی ادائیگی کے لئے کچھ وقت درکار ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ چار سے پانچ سال کے دوران پرانی زکوٰۃ کی ادائیگی ممکن ہے۔

برائے مہربانی مندرجہ بالا صورت مسئولہ سے چند اہم جوابات مطلوب ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ مندرجہ بالا زکوٰۃ کی رقم پر چند سال بھی گزر چکے ہیں۔ کیا اس پر بھی سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی؟

۲۔ زکوٰۃ کی یہ مذکورہ رقم غیر مسلم وغیر ملکی بینک اکاؤنٹ میں ہے اس پر سالانہ سود بھی لیا جاتا ہے۔ کیا اس سود کی رقم کا لینا جائز ہے۔ جائز ہونے کی صورت میں اس کا مصرف کیا ہے اور ناجائز ہونے کی صورت میں واپسی کی کیا صورت ہے؟ نیز سود کی مذکورہ رقم یا اس کے علاوہ سود کی رقم سے ہسپتال کی تعمیر درست ہے یا نہیں؟ نیز زکوٰۃ کی مذکورہ رقم مسلم وغیر ملکی بینک اکاؤنٹ میں ہے اس کے سود کا کیا حکم ہے؟

۳۔ پرانی زکوٰۃ کی مذکورہ رقم سے ہماری کمپنی وقتی طور پر استعمال کے لئے لے سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ کمپنی خود صاحب نصاب ہے لیکن فی الوقت اپنی جائیداد / مال سے رقم حاصل نہیں کر سکتی۔ اور اس وقت کمپنی کو کیش رقم کی سخت ضرورت ہے۔

(۱) زکوٰۃ کی مذکورہ رقم کو فوری زکوٰۃ کی مد میں تقسیم کرنا مشکل ہے اس لئے تمام فریقین ا نے پ ... ے بقدر واپس وصول کرنا چاہیں تو کیا حکم ہے۔

☆ بیع بالقاء الحجر: بائع یا مشتری کہے اگر میں نے بیع پر پتھر پھینک دیا تو ہم میں (ہمارے درمیان) بیع ہوگی۔

(۲) ان فریقوں میں سے ایک فریق کا انتقال ہو چکا ہے تو ان کے حصہ کو زکوٰۃ کی مد میں رکھا جائے یا ترکہ میں تقسیم کیا جائے؟ ہر فریق صاحب نصاب ہے۔

الجواب بعون اللّٰہ

۱۔ صورت مسئولہ میں زکوٰۃ کی رقم پر چند سال جو گزرے ہیں تو اس زکوٰۃ کی رقم پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔ البتہ مذکورہ مقدار زکوٰۃ کا یہ شخص مقروض رہے گا اور لازماً اسے یہ زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۲۔ اول تو اپنی رقم سودی اکاؤنٹ میں نہ رکھوائی جائے اگر رکھوائی تھی اور اس پر سود آیا ہے تو غیر مسلموں کے بینکوں میں اگر اسے چھوڑا جائے گا تو اسلام مخالف سرگرمیوں میں خرچ کریں گے اس لئے بہتر یہ ہے کہ اسے لے کر غریبوں میں بغیر ثواب کی نیت کے تقسیم کر دیا جائے۔ سود کی رقم سے ہسپتال کی تعمیر درست نہیں۔

۳۔ زکوٰۃ کی رقم جب تک ملکیت میں ہے، مصرف زکوٰۃ میں مالک بنا کر خرچ نہ کی گئی ہو وہ ملک میں رہتی ہے اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ تو اسے اپنی ضرورت کے لئے خرچ کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن جتنی مقدار زکوٰۃ اس پر لازم تھی وہ شخص اس مقدار زکوٰۃ کا مقروض رہے گا جو بعد میں بھی ادا کرنا ضروری ہے۔

۴۔ (الف) اگر فریقین اپنے اپنے حصے کی زکوٰۃ کی رقم واپس وصول کرنا چاہیں تو چونکہ ابھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی تو اسلئے اس کا واپس لینا بھی جائز ہے لیکن یاد رہے کہ مذکورہ مقدار زکوٰۃ شرعاً اس پر لازم ہو چکی ہے جس کی ادائیگی بہرحال ضروری ہے۔

(ب) جس فریق کا انتقال ہو گیا ہے اگر انھوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی وصیت کی تھی تو ایک تہائی مال کی حد تک زکوٰۃ ادا کی جائے گی ان کے کل مال کے ایک تہائی میں سے وصیت نافذ ہو سکتی ہے اور اگر زکوٰۃ کی رقم ان کے تہائی مال سے زائد ہے تو پھر بھی ورثاء کی اجازت سے زکوٰۃ ادا کی جا سکتی ہے۔ ورنہ تو اسے بھی ترکہ میں شامل کیا جائے گا اور ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ بعض علماء ایسے غیر مسلم اور غیر ملکی بنکوں میں رکھی گئی رقوم پر ملنے والے سود کو سود قرار نہیں دیتے جن کے اصل مراکز (ہیڈ آفسز) دار الکفر میں ہوں اور اس زاید رقم کو لے لینا جائز قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس مسئلہ پر علمی مناقشہ کی گنجائش ہے۔ (مجلس ادارت)